

جنازہ

کے احکام و مسائل

[۱]

[غسل، کفن اور نماز جنازہ کے مسائل]



بیماری سے قبر تک

زندہ افراد پر میت کو غسل دینا واجب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حالت احرام میں گر کر انتقال کر گیا تھا کہ "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ"

اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو۔ [بخاری: ۱۱۸۶]

اسی طرح نبی ﷺ نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت حکم دیا تھا کہ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

اسے تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

بہتر ہے کہ قریبی رشتہ دار غسل دیں جب کہ میت مرد ہو اگر عورت ہو تو عورتیں غسل دیں گی رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے رشتہ داروں میں سے چند مرد حضرات نے ہی غسل دیا تھا۔

عورت کو غسل دینے سے متعلق حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ابْتَنَتْهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ

ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کی بیٹی [زینب] کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے [غسل دینے والی عورتوں سے] کہا اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ غسل دو، اگر ضرورت محسوس کرو تو پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور ملاو یا تھوڑا ہی کافور لے لینا اور جب تم غسل دے کر فارغ ہو جانا تو مجھے خبر دینا، [ام عطیہ کہتی ہیں] جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنا ازار دیا اور کہا اسے اس کے بدن سے لپیٹ دو۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے ازار کو۔ [بخاری: ۱۱۷۵]

میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دینے کے زیادہ مستحق ہیں

لَوْ مِتَّ قَبْلِي ، فَقُمْتُ عَلَيْكَ ، فَعَسَلْتُكَ ، وَكَفَفْتُكَ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا:

اگر تو مجھ سے پہلے انتقال کر گئی تو میں ہی کھڑا ہو کر تجھے غسل دوں گا اور کفنائوں گا۔

[ابن ماجہ: ۱۴۶۵، صحیح ابن ماجہ: ۱۱۹۷، حسن]

وَكَأَنَّ عَائِشَةَ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَهُ إِلَّا نِسَاءُؤُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں اگر مجھے اپنے معاملہ کا پہلے علم ہو جاتا جس کا مجھے بعد میں علم ہوا تو رسول اللہ کو صرف آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

[ابوداؤد، احمد] [حسن: ارواء الغلیل: ۷۰۲]

تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دیا جائے اور آخری مرتبہ کافور بھی استعمال کیا جائے گا

فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ

تو رسول اللہ ﷺ نے [غسل دینے والی عورتوں سے] کہا اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ غسل دو، اگر ضرورت محسوس کرو تو پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور ملاو یا تھوڑا ہی کافور لے لینا۔ [بخاری: ۱۱۷۵]

غسل کے لئے عورت کے بال کھولنا جائز ہے

أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَتَتْهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے سر میں تین چوٹیاں باندھی پہلے انہوں نے ان کے سر کو کھولا پھر غسل دے کر تین چوٹیاں بنائیں۔ [بخاری: ۱۱۸۱]

میت کے بالوں میں کنگھی کرنا درست ہے بالخصوص عورتوں کے پھر عورت کے بالوں کو پشت کے پیچھے ڈال دیا جائے گا

وَكَانَ فِيهِ أَنْ أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

اور ایک مرتبہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے ان کے بالوں کو کنگھی کی اور تین چوٹیاں بنائیں۔ [بخاری: ۱۱۷۶]

بخاری ہی کی ایک روایت میں وضاحت یوں آتی ہے

فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

ہم نے ان کے بال کی تین چوٹیاں بنائی اور اسے ان کے پیچھے ڈال دیا۔ [بخاری: ۱۱۸۳]

دائیں اعضا کو پہلے دھلا جائے اور شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو غسل دیتے وقت رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ:

أَبْدَأُ بِمِائِمِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

اس کے دائیں جانب سے شروع کرو اور وضو کے اعضاء سے شروعات کرو۔ [بخاری: ۱۱۷۷]

شہدائے احد کے متعلق جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

اور رسول اللہ ﷺ نے ان شہیدوں کو انہی کے خون میں دفنانے کا حکم دیا، نہ ان پر نماز پڑھی اور انہیں غسل بھی نہیں دیا۔

[بخاری: ۱۲۶۱]

لَا تُغَسِّلُوهُمْ ، فَإِنَّ كُلَّ جُرْحٍ ، أَوْ كُلَّ دَمٍ - يَفُوحُ مِسْكَاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ .

انہیں غسل نہ دو کیونکہ قیامت کے روز [ان کا] ہرزخم یا خون خوشبو پھینک رہا ہوگا اور آپ نے ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی۔
[احمد، ارواء الغلیل: ۷۰۷، صحیح]

جن پر شہید کا لفظ استعمال ہوا ہے انہیں غسل دیا جائے یا نہیں؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ ». قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ « إِنَّ شَهِدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِلُّوا ». قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ « مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا تب تو میری امت میں شہید بہت ہی کم ہوں گے۔ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ، پھر شہید کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا: جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں مرے وہ شہید ہے اور جو طاعون کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ [مسلم: ۵۰۵۰]

نبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند ڈال دی پھر کسی کہنے والے نے کہا: اور کوئی نہیں جانتا کہ کس نے کہا:

أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ

نبی ﷺ کو ان کے کپڑوں سمیت غسل دو۔ [ابوداؤد، صحیح ابی داؤد: ۲۶۹۳: حسن]

میت کو کفن دینے کا بیان

میت کو ایسا کفن دینا واجب ہے جو اسے چھپالے خواہ وہ اس کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہ ہو جو شخص حالت احرام میں گر کر فوت ہو گیا تھا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ
وَكَفَّنُوهُ

اور اسے کفنائو۔ [بخاری: ۱۱۸۶]

كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

رسول اللہ ﷺ احد کے شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں اکٹھا دفناتے تھے۔ [بخاری: ۱۲۶۱]

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں کفنایا گیا

فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ

تو ایک چادر کے سوا ان کی کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس میں انہیں کفن دیا جاسکے۔ [بخاری: ۱۱۹۵]

حسب توفیق عمدہ کفن پہنانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بہت زیادہ قیمتی نہ ہو

إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن پہنائے تو اسے اچھا کفن دے۔ [مسلم: ۱۵۶۷]

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ
اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفَّنُونِي فِيهَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقُ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْحَدِيدِ مِنَ
الْمَيِّتِ

میرا یہ کپڑا دھل کر اور دو کپڑے ملا لینا اور مجھے اسی میں کفننا، [حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں] میں نے کہا: یہ تو پرانا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے کہا: نئے کپڑے کا مردے سے زیادہ زندہ حقدار ہے۔ [بخاری: ۱۲۹۸]

شہید کو انہی کپڑوں میں کفنایا جائے جن میں وہ شہید ہوا ہے
زَمُّوْهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ

انہیں انہی کے کپڑوں میں لپیٹو۔ [احکام الجنائز: ص ۵۳] [احمد]

میت کے جسم اور کفن کو خوشبو لگانا بہتر ہے
إِذَا أَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ ، فَأَجْمِرُوهُ ثَلَاثًا.

جب تم میت کو دھونی دو [یعنی خوشبو لگائو] تو اسے تین مرتبہ دھونی دو۔

[احمد، بیہقی: جابر رضی اللہ عنہ، صحیح الجامع: ۲۷۸: صحیح]

کفن کی کیفیات

کفن کا رنگ سفید ہونا مستحب ہے

الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

تم سفید کپڑا پہنا کر اس لئے کہ وہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو دفن کرو۔

[ابوداؤد: ۱۸۹۶] [احمد، ترمذی] [صحیح الجامع: ۱۲۳۶، صحیح]

تین کپڑوں میں کفن دینا بہتر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَفَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ كُرْسُفٍ
لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سحولیہ کے بنے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا جو کہ سوتی کے تھے اور ان میں

قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔ [بخاری: ۱۱۹۲]

لیکن ایک کپڑا بھی کافی ہے

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں کفنایا گیا

فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ

تو ایک چادر کے سوا ان کی کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس میں انہیں کفن دیا جاسکے۔ [بخاری: ۱۱۹۵]

نماز جنازہ کا بیان

میت پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے

جس شخص پر قرض تھا اس کی نماز جنازہ نبی ﷺ نے خود نہیں پڑھی لیکن لوگوں کو پڑھنے کا حکم دیا الفاظ یوں ہے۔
 قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ

اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔ [بخاری: ۲۱۲۷]

امام مرد میت کے سر کے برابر اور عورت کے درمیان میں کھڑا ہو
 فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ
 أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا
 نَعَشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا
 أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا
 أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ.

جب جنازہ رکھا گیا تو انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی میں ان کے پیچھے تھا میرے اور ان کے درمیان کوئی اثر نہیں تھا، وہ اس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے، چار تکبیرات کہی [نماز کو] نہ زیادہ لمبا کیا اور نہ ہی جلدی کی پھر جا کر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا: اے ابو حمزہ ایک انصاری عورت کی میت ہے لہذا اسے قریب کیا گیا اس پر سبز چادر تھی وہ اس کے سرین کے پاس کھڑے ہوئے اور جس طرح آدمی کی نماز پڑھائی تھی اسی طرح اس کی بھی نماز پڑھائی پھر بیٹھ گئے، علاء بن زیاد نے کہا: اے ابو حمزہ: کیا رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز جنازہ پڑھاتے جیسا کہ آپ نے پڑھایا کہ وہ چار تکبیر کہتے اور آدمی کے سر اور عورت کی سرین کے پاس کھڑے ہوتے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ ایک روایت میں ہے:

فَصَلَّى عَلَيْهَا فَقَامَ وَسَطَهَا.

اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔ [ابو داؤد (2 / 66، 67) والترمذی (2 / 146) احکام الجنائز لابن ابی حنبلہ، حسن]
 نماز جنازہ میں چار یا پانچ تکبیریں کہی جائے گی
 چار تکبیروں کے دلائل:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ
 فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پر چار [۴] تکبیریں کہی۔ [بخاری: ۳۵۹۰]

بالکل اسی معنی کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری نے ایک اور جگہ روایت کی ہے۔ [بخاری: ۱۲۴۲]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد امام سورہ فاتحہ ہلکی آواز میں تلاوت کرے پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر کے ساتھ سلام پھیر دے۔ [احکام الجنائز: ۱۴۱، نسائی: ۲۸۱]

پانچ تکبیروں کے دلائل

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ

كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازے پر چار [۴] تکبیر کہا کرتے تھے ایک جنازہ پر انہوں نے پانچ [۵] تکبیریں کہی میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ یہ بھی کہا کرتے تھے۔ [مسلم: ۱۵۸۹]

چھ اور سات تکبیروں کے دلائل

ابنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا
ابن معقل کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر چھ [۶] تکبیریں کہی اور کہا یہ جنگ بدر میں موجود تھے۔ [بخاری: ۴۰۰۴]

أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى أَبِي قَتَادَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا وَكَانَ بَدْرِيًّا.
علی رضی اللہ عنہ نے ابو قتادہ کی نماز جنازہ میں سات [۷] تکبیریں کہی اور وہ بدری صحابی تھے۔ [احکام الجنائز: ۱۱۳] [بیہقی: ۳۶-۴]

نو تکبیروں کے دلائل

عن عبد الله بن الزبير: " أن النبي صلى الله عليه وسلم
صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پر نو [۹] تکبیریں کہی۔ [احکام الجنائز: ۱۱۴] [معانی آثار: ۱-۲۹۰] حسن

نماز جنازہ میں جسری اور سری دونوں طرح سے قرات کی جاسکتی ہے
جسری کی دلیل:

عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ
عوف بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی دعا کو یاد کر لیا۔ [مسلم: ۲۲۷۶]

سری کی دلیل:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبَّرَ الْإِمَامُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا
فِي نَفْسِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ
نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد امام سورہ فاتحہ ہلکی آواز میں تلاوت کرے پھر نبی پر درود بھیجیں اور تینوں تکبیروں میں جنازہ کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرے۔ [احکام الجنائز: ۱۴۱، نسائی: ۲۸۱]

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھا اور کہا [میں نے ایسا اس لئے کیا] تاکہ لوگ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔ [بخاری: ۱۲۴۹]

صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ وَجْهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَّا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : سُنَّةٌ وَحَقٌّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی انہوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورہ بلند آواز سے پڑھی یہاں تک کہ ہم نے سنا جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔ انہوں نے کہا: ہاں، یہ سنت اور حق ہے۔ [نسائی: ۱۹۸۷، احکام الجنائز: ۷۷]

دوسری کے بعد درود اور تیسری کے بعد میت کے لئے دعا کی جائے

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے انھیں خبر دی کہ
أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبَّرَ الْإِمَامُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ
نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پہلی تکبیر کے بعد آہستہ سے سورہ فاتحہ پڑھے پھر [دوسری تکبیر کے بعد] نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر خالص ہو کر [تیسری] تکبیر میں جنازے کے لئے دعا کرے۔ [سنن الکبریٰ للبیہقی] [صحیح، احکام الجنائز: ۱۲۱]
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

جب تم میت کی نماز جنازہ ادا کرو تو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو۔ [ابوداؤد: ۳۱۹۹] صحیح

چند مسنون دعائیں

عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ». قَالَ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

حضرت ابو عبد الرحمن عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی وہ دعایا دکر لی آپ فرماتے تھے: اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت میں رکھ اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر اس کی قبر فراخ کر دے، اس کو پانی، برف اور اولول کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا، اس کو اس

کے دنیاوی گھر سے بہتر گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔ (حدیث کے راوی حضرت عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس انداز سے دعا مانگی) حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ یہ میت میں ہوتا۔

[مسلم: ۲۲۷۶]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ».

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی تو اس میں یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے چھوٹے اور بڑوں کو ہمارے مردوں اور عورتوں کو، ہمارے حاضر اور غائب سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم یہاں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کر دے اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد کسی فتنے اور آزمائش سے دوچار نہ کرنا۔

[ترمذی: ۳۲۰۳] [صحیح ترمذی: ۱۰۲۴، صحیح]

عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلٍ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ

حضرت وائلہ بن اسقعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے عہد و امان اور تیری حفاظت کی پناہ میں ہے پس تو اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا، تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

[صحیح۔ ابوداؤد (۳۲۰۲) وابن ماجہ (۱۴۹۹) وأحمد (۴۹۱۳) وابن حبان (۳۰۷۴)۔ [احکام الجنائز: ۱۵۱]

آخری تکبیر کے بعد دونوں جانب سلام پھیریں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ثَلَاثُ خِلَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَّهُنَّ النَّاسُ إِحْدَاهُنَّ التَّسْلِيمُ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے اسے کرنا چھوڑ دیا ہے ان میں سے ایک نماز جنازہ میں اسی طرح سلام پھیرا جائے جس طرح نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے۔

[احکام الجنائز: ۱-۱۲۷ حسن، [بیہقی: ۴-۴۳]

کسی کی قبر پر اور غائب میت کی نماز جنازہ بھی ادا کی جاسکتی ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بَلِيلَةً قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ مرد یا عورت کا انتقال ہو گیا جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گا لیکن نبی ﷺ کو اس کی موت کی خبر نہیں ہوئی ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اس کا تذکرہ کیا۔ اور کہا فلاں انسان کا کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ، تم نے مجھے کیوں نہیں بتلایا؟ لوگوں نے کہا: ارے، وہ تو ایسا ایسا تھا راوی کہتے ہیں گویا کہ لوگوں نے اس کے مقام کو کم خیال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: مجھے اس کی قبر بتلاؤ؟ رسول اللہ ﷺ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ [بخاری: ۱۲۵۱]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن نجاشی کی موت کا اعلان کیا جس دن وہ فوت ہوا پھر آپ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف آئے ان کی صفیں بنوائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔ [بخاری: ۱۲۴۷]

خائن، خودکشی کرنے والا کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

زید بن خالد الجعفی سے روایت ہے کہ خیبر کے روز نبی ﷺ نے ایک خائن شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی بلکہ صحابہ کو حکم دیا « صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِکُمْ ». فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ « إِنَّ صَاحِبِکُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ». فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔ یہ سن کر لوگوں کا چہرہ بدل گیا، رسول اللہ ﷺ نے کہا: تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے۔ جب ہم نے اس کے مال کی چھان بین کی تو ہم نے یہود کی ایک چادر پائی جس کی قیمت دو درہم سے زیادہ نہیں تھی۔ [ابوداؤد: ۱۲۷۲] [صحیح،

التعلقات الرضیة علی الروضة الندیة: ۱-۴۴]

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.
 جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے تیر کے ذریعے اپنے آپ کو قتل کر لیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ [مسلم: ۲۳۰۹]

ایک روایت میں وضاحت ہے کہ :

رسول اللہ ﷺ نے کہا:

أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ

میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ [سنن نسائی: ۱۹۶۴] [صحیح]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عام افراد تو نماز جنازہ پڑھیں گے لیکن قوم کے باوقار اور اشراف نہ پڑھیں تاکہ لوگوں کو عبرت ملے۔
مشرکین، کافر اور منافق کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ

نبی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو
(توبہ 113)

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ
اور ان میں سے جو کوئی مر جائے تو کبھی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے
ساتھ کفر کیا ہے اور اسی حالت میں مرے ہیں درحقیقت وہ لوگ فاسق ہیں۔ (توبہ 84)

شہداء کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی

شہدائے احد کے متعلق جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعَسِّلْهُمْ

اور رسول اللہ ﷺ نے ان شہیدوں کو انہی کے خون میں دفنانے کا حکم دیا، نہ ان پر نماز پڑھی اور انہیں غسل بھی نہیں دیا۔ [بخاری: ۱۲۶۱]
ایک روایت میں ہے کہ

عن عبد الله بن الزبير: " أن النبي صلى الله عليه وسلم

صَلَّىٰ عَلَىٰ حَمْزَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پر سات تکبیریں کہی۔

[احکام الجنائز: ۱۱۴] [معانی آثار: ۱-۲۹۰] [حسن]